(EDITORIAL) اداریہ

دوام انداز یاد

گذشتہ کئی شماروں سے یادو یادگار حسینی کی بات جاری ہے۔اسی کا علم بلند کئے کئے ہم محرم (نمبر) تک پہنچ گئے۔اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں ۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

اس یادو یادگاری کا تعلق اگر سمٹتا ہے تو ''عاشور'' اور کربلا ہوتا ہے،۔اگر پھیلتا ہے تو زبان ومکان پر چھا جاتا ہے۔کل یوم عاشورا کل ارض کربلا کا فلسفہ بھی شاید یہی ہے۔یہ یاد صرف کرۂ ارض تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ سماوات پر بھی محیط ہے۔یہ یاد کون ومکان کا شعار ہے۔اس میں جمادات سے لے کر انسان اور کروبیون تک شریک ہیں۔تخلیق کے محور 'انسان' کے ہر مکتب خیال ہر قوم وملت، ہر مذہب وملت، اور ہر جغرافیائی واحدہ کی نمائندگی رہی ہے۔یہ یاد بھرپور انداز میں ہوتی رہی، ہر عنوان سے ہوتی رہی اور پھر 'زندہ' رہی۔ یہ بات کسی اور یاد کو نصیب نہ ہوئی۔معیار ومقدار اور شمولیت کے لحاظ سے بھی اس یاد کے مقابل دور دور تک کوئی اور یاد نہیں آسکی۔ بہت سے عام الفاظ جیسے عزا، عزاداری، مرثیہ (کم از کم اردو میں) نوحہ (اردو) اسی یاد سے مخصوص ہو کر رہ گئے۔اس یاد سے الگ کسی اور سوگ کے لئے 'تعزیت' اور کسی اور رثائی نظم کے لئے شخصی مرثیہ، کی اصطلاح بنانا پڑی۔صرف اور صرف اسی یاد کو 'زندہ عزا' کا عنوان دیا جاسکتا ہے۔

ادب کے میدان میں بھی 'حسینی ادب' جیسا اور جتنا ذخیرہ (وہ بھی نمایاں، نمودار اور فروغ پذیر) ویسا اور اتنا کسی ایک شخصیت اور کسی ایک واقعہ کے پائے نام نہیں ہے۔صحافت بھی اس یادو یادگار میں اپنے طور پر شامل ہونے میں پیچھے کیوں رہتی۔سال بہ سال 'محرم نمبر'/ سیدالشہدؑ ا نمبر کے نام سے خصوصی شمارے منظر عام پر آتے رہے۔اس کی بھی اپنی روایت ہے۔لیکن یہاں صحافت 'جلد بازی کی تخلیق کا ادب' نہیں رہتی بلکہ 'سنجیدہ غور وفکر کی تخلیق کا ادب' بن جاتی ہے۔ادب وصحافت کے اس روپ کو یہ کہنے کا حق ہے ۔

مری قدر کر اے زمینِ سخن
تجھے بات میں آسماں کر دیا

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

اسی آسمانی دوام انداز فکر میں ڈھلے ہوئے مضامین ومنظومات اس موجودہ شمارہ کی زینت وتابانی ہیں۔آگے حد ادب۔

م۔ر۔عابد